محمد عمر فاروق

سی ٹی بی ٹی
غلامی کا راستہ ہے

نواز شریف کی معزولی کے ساتھ ہی سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر امریکی دباؤ وقتی طور پر تھم گیا تھا۔ لیکن پہلے سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اب موجودہ فوجی حکومت پر یہ دباؤ بڑھایا جارہا ہے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ امریکی سینٹ تو سی ٹی بی ٹی کی توثیق کرنے سے انکار کر چکی ہے۔ مگر امریکہ لعنت کا یہ طوق پاکستان کے گلے میں ڈالنے کے درپے ہے۔ امریکہ نے نواز شریف کے دور میں سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر خاموش سفارت کاری شروع کر رکھی تھی اور اب کھلم کھلا امریکی و برطانوی وفود کے ذریعے اربابِ حکومت کو قائل کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف کے تاحال آمدہ بیانات میں سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کو ملکی سلامتی کے ساتھ مشروط بتایا گیا ہے۔ لیکن وزیر خارجہ عبدالستار جو وزارت سے پہلے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کو قومی و اجتماعی خود کشی قرار دیتے رہے ہیں وہی سب سے زیادہ اس معاہدہ پر دستخط کے حامی دکھائی دے رہے ہیں۔ گزشتہ حکومت کا خاتمہ اس کے نااہل سیاسی مشیروں کی فوج کی بدولت ہوا تھا۔ لگتا ہے کہ موجودہ حکومت کی واپسی کے لیے صرف وزیرِ خارجہ کا وجود ہی کافی و شافی ہوگا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر مسلم لیگ اور بعض حکومتی کارپردازوں میں درونِ خانہ اتفاق پایا جارہا ہے اور دونوں ہی دستخطوں کے لیے بہت بے چین اور مضطرب ہیں۔ مسلم لیگی رہنماؤں کی امریکہ سے وفاداری بھی تو اب آخری حدوں کو چھونے لگی ہے۔ حالانکہ نواز شریف کی امریکی چوکھٹ پر جبہہ سائی کے باوجود امریکہ ان کو اقتدار کی محرومی سے نہیں بچا سکا اور اس عبرتناک انجام کو بھلا کر پھر سے لیگی قائدین نے امریکی غلامی کے مئے ناب میں مدہوش ہو کر امریکی آقاؤں کی پاکستان آمد پر ان کے قدموں پر دیدہ و دل فرشِ راہ کیے ہیں اور ان غلاموں نے بندگی کی انتہا کر ڈالی ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق "۱۴ جنوری کو پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے امریکی سینیٹروں کے وفد نے چودھری شجاعت حسین کی رہائش گاہ پر مسلم لیگی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر امریکی سفیر ولیم میلام نے راجہ ظفر الحق سے کہا کہ آپ کافی عرصہ سے بارش کا انتظار کر رہے تھے۔ جس پر راجہ ظفر الحق نے کہا کہ بارانِ رحمت کے نزول کے ساتھ آپ سے ملاقات کا بھی اسی بے چینی سے انتظار تھا"۔ اندازہ کیجیے کہ اقتدار کی طلب نے راجہ ظفر الحق جیسے شریف النفس انسان کے منہ سے کیسے قابلِ اعتراض جملے کہلوا دیئے۔ بارانِ رحمت چمن زاروں پر ہی نہیں ریگزاروں پر بھی برستی ہے۔ جو مطلق العنان مقتدر قادر مطلق کی شانِ کریمی کی ادنیٰ سی جھلک ہے۔ کہاں

امریکی استبداد اور کہاں رحمتِ باری تعالیٰ! محترم ظفر الحق! توبہ کیجیے۔ عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ جہاں رحمٰن و رحیم ہے۔ وہاں جبار و قہار بھی ہے۔ اللہ کے لیے اپنی زبان سے پھسلتے ہوئے لفظوں پر غور کیجیے۔ مبادا اس کی بے ڈھب گرفت آپ کا احاطہ کر لے۔

امریکہ اگر آج عالمی غنڈہ گردی کا سرغنہ ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ہر ناجائز و نامناسب حکم پر لبیک کہہ دیا جائے۔ قومی غیرت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ خودداری اور غیرتِ دینی سے بڑھ کر قیمتی متاع اور کیا ہو سکتی ہے اور اسے بھی اگر حرص و ہوس کی بھٹی میں جھونک دیا جائے تو کمینگی و دیوثی کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط آزادی کی موت ہے۔ امریکی سامراج اور برطانوی شاطر ایک طرف تو پاکستان میں جمہوریت کو بحال ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف وہ ایک غیر جمہوری اور عبوری حکومت سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط بھی کرانا چاہتے ہیں۔ یہ سامراجی ڈپلومیسی دراصل جمہوریت کی بحالی کی خاطر نہیں پاکستان کی ایٹمی طاقت کی بربادی کے لیے جاری کی گئی ہے۔ امریکہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کیے بغیر بھی بھارت کو ایٹمی قوت تسلیم کرنے کے اشارے دے رہا ہے۔ لیکن پاکستان کو نیوکلیئر پاور ماننے سے گریزاں ہے۔ ان حالات میں ایسے معاہدوں پر دستخط کرنے سے حکمرانوں کے کشکول میں چند ڈالروں کی خیرات تو ضرور ڈال دی جائے گی۔ لیکن قوم و ملک پر اپاہجوں اور معذوروں کی سی عبرت انگیز اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار زندگی طاری کر دی جائے گی۔ اس کی ہولناکیوں اور بربادیوں کے تصور سے ہی روح کانپ اٹھتی ہے۔

حکومت پاکستان اگر اپنے آپ کو شدید دباؤ میں محسوس کرتی ہے تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی کے مسئلہ پر ریفرنڈم کرائے۔ تاکہ بیرونی قوتوں کو بھی قوم کے حقیقی محسوسات اور رائے سے آگاہی ہو سکے۔ قومی مفاد اور ملکی سلامتی کو نظر انداز کیے بغیر جو بھی فیصلہ کیا جائے گا اس کے نتائج کا سامنا کسی کے بس میں نہ ہو گا۔ شخصی فیصلے اور ذاتی رائے آمریت کی علامات ہوتی ہیں۔ جبکہ رائے عامہ قوم کی ترجمان ہوتی ہے۔ قومی خواہشات کا احترام و پاسداری کا خیال نہ کرنے والی حکومتوں کے گرنے میں دیر نہیں لگا کرتی۔ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے دور حکومت میں جب بھی ایسے نازک موڑ آئے تو قوم نے صرف فوج کے ادارے کو ہی ملکی سلامتی کا پاسبان سمجھا۔ اب فوجی حکومت کے ہوتے ہوئے قوم کو بجا طور پر یہ توقع ہے کہ پاک فوج قوم کا مان رکھتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اب بھی غیرت مندانہ اور دلاورانہ فیصلے کرے گی اور امریکی و برطانوی سامراجیوں کو واشگاف لفظوں میں یہ پیغام دے گی کہ مسلمان فطرتاً حریت پسند اور آزاد منش ہے۔ جو اپنے پالنہار کے سوا کسی کی بندگی و غلامی کو قبول نہیں کرتا۔ بقول امامِ عدل و حریت سیدنا فاروقِ اعظم سلام اللہ علیہ کے کہ "تم نے لوگوں کو کب سے اپنا غلام بنا لیا ہے۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا ہے"۔